ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ کوئی رات کو بھوکا نہ سوئے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶؍ مارچ ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

کئی سال ہوئے میں نے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ جو جماعت قائم ہوئی اور اس میں اخوت پیدا کی گئی اور ایک برادری بنادی گئی اور بنیان مرصوص کی طرح کر دیا گیا تو اس کے نتیجہ میں ایک ذمہ داری ہم پر یہ عائد ہوتی ہے کہ کوئی احمدی رات کو بھوکا نہ سوئے۔ ہمیں چونکہ یاد دلاتے رہنے کا حکم ہے اس لئے اس کی طرف آج میں پھر جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

اور یہ خیال مجھے اس لئے بھی آیا کہ پچھلے مہینے ڈیڑھ مہینے میں موسم کچھ اس قسم کا رہا ہے کہ فصلوں کے لئے وہ مضرت رساں بھی بن سکتا تھا یا ہو گیا بعض جگہ۔ مختلف رپورٹیں ہیں۔ جو اونچے علاقے ہیں پاکستان کے یا جو ریتلے علاقے ہیں پاکستان کے، ان علاقوں میں تو اس لمبی بارش نے فائدہ ہی پہنچایا لیکن نشیبی علاقوں میں یا سخت زمین جہاں تھی اور پانی جلدی خشک نہیں ہوتا وہاں رپورٹ یہ ہے کہ کافی نقصان گندم کے کھیتوں کو پہنچا ہے۔ یہ تو خدا ہی جانتا ہے کہ پاکستان کی گندم اور دوسری کھانے والی اجناس پر مجموعی لحاظ سے کیا اثر ہوگا اور یہ ہمیں بھی بتایا گیا ہے کہ کھیتیاں اگانا اچھی یا بری، یہ انسان کا کام نہیں اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ ءَاَنۡتُمۡ تَزۡرَعُوۡنَہٗۤ اَمۡ نَحۡنُ الزّٰرِعُوۡنَ (الواقعة:۶۵) قرآن کریم نے فرمایا۔ اس لئے ایک تو

اس وقت میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ جو دعا پر یقین رکھتی اور دعا کے اچھے نتائج کی شاہد ہے، ان کے مشاہدہ میں ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اپنے عاجز بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور جو مانگتا ہے انسان، اس کا عاجز بندہ اسے وہ دیتا ہے۔ بڑا دیالو ہے ہمارا رب۔ اس لئے دعا کرنی چاہیئے کہ اس موسم کی ساری خرابیوں کے باوجود خدا مجموعی طور پر پاکستان میں کھانے کی اجناس جو ہیں وہ اس مقدار میں پیدا کردے کہ پاکستان میں بسنے والے کوئی بھی کہیں بھی بھوکے نہ رہیں۔

دوسرے میں اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اسلامی تعلیم ساری کی ساری نہایت حسین ہے اور اسلامی تعلیم انسانی زندگی کے ہر شعبہ کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور ہماری زندگی کے ہر پہلو میں حسن پیدا کرنے والی ہے۔ ایک دو باتیں نہیں جو اسلام نے بتائیں اور ہم ان کا خیال کریں اور سرخرو ہوجائیں اپنے رب کے حضور بلکہ ہماری زندگی کے ہر پہلو کے متعلق ہدایتیں ہیں جو دی گئیں اور زندگی کے ہر پہلو کے متعلق ہمیں ان ہدایتوں کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ کبھی اللہ تعالیٰ تنگی سے بھی اپنے بندوں کو آزماتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے وہ بھی دکھ اٹھاتے ہیں اور جو خدا تعالیٰ پر ایمان لائے اور اسلام میں داخل ہوئے اگر وہ اسلامی تعلیم پر عمل نہ کریں تو انہیں بھی تکلیف پہنچتی ہے لیکن اس تنگی کے زمانہ میں بھی وہ جماعتیں جو اسلامی تعلیم پر عمل کرنے والی ہیں تکالیف سے اور دکھوں سے محفوظ کی جاتی ہیں۔ اور یہ جو میں نے کہا کہ کوئی شخص بھوکا نہ رہے پہلے بھی میں نے کہا تھا کہ عام حالات میں آپ کو ایک دھیلہ خرچ کئے بغیر ایسا انتظام کرنا ممکن ہے کہ کوئی شخص بھوکا نہ رہے۔ ایک تو میں آج اس ملک کی ہی باتیں بتاؤں گا۔ اس سلسلے میں ایک بات یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے کہ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ (الجاثیہ:۱۴) اللہ تعالیٰ نے ہر دوجہان کی ہر شے کو انسان کے فائدہ کے لئے اس کی خدمت کے لئے پیدا کیا، اس کا خادم بنادیا۔ اس کے بہت سے بطون ہیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مختلف تفسیریں کی ہیں۔ اس Context میں اس سلسلے میں جو میں بات کررہا ہوں اس کے متعلق میں یہ بتاؤں گا کہ آپ نے بنیادی طور پر تو یہ کہا کہ جب ہر چیز

خدا نے خادم بنائی تو ہر چیز سے زیادہ سے زیادہ خدمت لینا ہمارا کام ہے۔ دوسرے یہ کہ کسی چیز کو جو ہماری خادم ہے اس کو ضائع کر دینا ناشکری اور گناہ ہے اور اس لئے آپ نے فرمایا اپنی رکابی میں اتنا سالن ڈالو جتنا ختم کرلو۔ ایک لقمہ کھانے کا ضائع کرنے کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اجازت نہیں دی۔ قرآن کریم کے اسی حکم کے ماتحت یا اس اعلان کے مطابق کہ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ اگر ہم اسی کا خیال رکھیں کہ کھانا ہمارا ضائع نہ ہو تو جو لقمے بچیں گے وہ ہمارے ان بھائیوں کے کام آئیں گے جن کے منہ میں لقمہ جانے کے لئے کوئی لقمہ موجود نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز تمہارے فائدے کے لئے تو پیدا کی گئی ہے مگر فائدہ حاصل کرنے میں، استعمال میں اسراف نہیں کرنا جتنی ضرورت ہے اس سے زیادہ نہیں کرنا۔ جتنا کھانے کی ضرورت ہے اس سے زیادہ کھانا نہیں اور اس لئے فرمایا کہ بھوک ہو تو کھانا شروع کرو اور ابھی بھوک محسوس کررہے ہو تو کھانا چھوڑ دو۔ یہ تو پھر آدمی آدمی پہ ہے۔ طبائع مختلف ہیں اس میں شک نہیں۔ ہر شخص نے اس چیز کو سامنے رکھ کے فیصلہ کرنا ہے کہ کتنی بھوک ہو تو میں کھانا چھوڑ وں تو میری صحت کے اوپر اور میری جو زندگی ہے کہ میں نے کام کرنا ہے خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو نباہنا ہے اپنے خاندان کی بھی، اپنی قوم کی بھی، اپنے رشتے داروں کی بھی، اپنے ساتھ ہم عصر انسانوں کی بھی ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں، کتنی طاقت مجھ میں ہونی چاہیئے کہ میں ان تمام ذمہ داریوں کو نباہ سکوں؟ وہ طاقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھوک محسوس کررہے ہوگے تو کھانا چھوڑ دو گے تب بھی وہ طاقت تمہیں ملے گی کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کوئی ایسا حکم نہیں دے سکتے جو محسنِ اعظم ہیں یعنی ہم سوچ بھی نہیں سکتے کہ کوئی ایسا حکم دیں گے جو ہمارے لئے نفع رساں ہونے کی بجائے ہمارے فائدے کے خلاف ہو، مضرت رساں ہو وہ۔

اگر ہم کوئی لقمہ کھانے کا ضائع نہ کریں اگر ہم ابھی بھوک ہو تو کھانا چھوڑ دیں تو ہمارے گھروں میں جو کھانا پکتا ہے اسی پر بہت سے آدمیوں کا پیٹ پالا جاسکتا ہے مہمان بلا کر۔ حدیث میں آیا ہے، دو مختلف باتیں آ گئیں اور ان میں کوئی تضاد نہیں۔ ایک جگہ آیا ہے کہ جتنے آدمیوں کا کھانا گھر میں پکے اس سے دگنے پیٹ بھرے جاسکتے ہیں۔ ایک اسی حدیث میں یہ

فقرہ بھی ہے کہ جتنے کا پکے اس سے ڈیڑھ گنا پیٹ بھرے جاسکتے ہیں یعنی چار کا کھانا پکے چار کھانے والے ہیں میاں بیوی اور دو بچے مثلاً تو آٹھ آدمی کھائیں تو ان کا پیٹ بھر جائے گا۔ اس معنی میں کہ کھانے کی ضرورت ان کی پوری ہو جائے گی اور کھانے کی کمی کی وجہ سے جو صحت پہ برا اثر پڑ سکتا ہے وہ نہیں پڑے گا اور ایک یہ فرمایا کہ اگر چار کھانے والے ہیں تو چھ کا پیٹ بھر جائے گا اور یہ دراصل جو امیر لوگ ہیں ان کے گھروں میں اس قسم کے کھانے پکتے ہیں کہ وہ چار کا پکے تو آٹھ بھی کھالیں تو کوئی فرق نہیں پڑے گا اور جو غریب ہیں نسبتاً وہ چار کا گھر میں ان کے پکے گا تو چھ کھالیں گے۔ یہ اس چیز کو سامنے رکھ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باریکی میں گئے ہیں اور یہ ہدایت دی ہے ہمیں۔ بہر حال ہو سکتا ہے۔

ہمیں تو نہیں پتا کہ جو موسم خراب رہا اور جس کے نتیجے میں بعض علاقوں میں میری رپورٹ کے مطابق، دوست مجھ سے باتیں کرتے رہتے ہیں فصلیں بہت خراب ہوگئیں گو بعض علاقوں میں فصلوں کو فائدہ بھی پہنچا جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے کہ جو اونچی زمینیں تھیں، ریتلی تھیں جہاں پانی ٹھہرا نہیں انہوں نے فائدہ پہنچا دیا لمبی بارشوں نے لیکن جہاں پانی جلدی خشک نہیں ہوتا اور سخت زمین ہے اور ریتلی نہیں ہے اور وہاں دلدل سی بن جاتی ہے وہ کھیتیاں جو ہیں ان کو کافی نقصان پہنچا ہے لیکن یہ تو جس نے کہا ہے کہ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ وہی ہستی جو ہے، ہمارا رب وہ جانتا ہے کہ وہ ہمیں آزمائش میں ڈالنا چاہتا ہے یا ہم میں سے بعض کو آزمائش میں ڈالنا چاہتا ہے اور کیا نتیجہ نکلے گا تو اس کے لئے ایک تو دعا کرنی ہے ہم نے کہ اے خدا! پاکستان کو اتنا کھانے کو دے دے کہ ہماری ساری کی ساری ضرورتیں پوری ہو جائیں اور ہمیں دنیا کے سامنے بھیک مانگنے کے لئے اپنا ہاتھ نہ پھیلانا پڑے اور دوسرے یہ کہ اگر یہ آزمائش ہے تو وہ لوگ جو اسلامی تعلیم سامنے رکھ کر اپنے بھائیوں کی محبت اپنے دل میں پاتے ہوئے رات کو چین سے سو نہ سکیں جب تک ان کو یہ تسلی نہ ہو کہ ہمارے گاؤں میں، ہمارے شہر میں، ہمارے ہمسائے میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے کہ جو بھوکا سو رہا ہے اور اس کے لئے میں سمجھتا ہوں، یہ تو نہیں میں کہتا کہ سو فی صد ضرورت اس طرح کہ دو کا کھانا تین کے لئے یا چار کے لئے پورا ہو جائے گا اور بھوک ہوگی ابھی تو تم چھوڑ دو گے اس کے نتیجہ میں ساری ضرورتیں

پوری ہو جائیں گی لیکن مجھے یقین ہے کہ ساری اگر نہیں ہوں گی تو نوّے فی صد ضرورت ہماری پوری ہو جائے گی اور پھر ہمارا اَور بھی دل کرے گا کہ ہم اپنے محبوب آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں کہ ذرا ذرا سی چیز بھی نظر انداز نہیں کی اور ہماری ہدایت اور بھلائی کی تعلیم ہمیں دے دی۔

اصل چیز یہ ہے کہ تدبیر پر بھروسہ کرنا محض، شرک بن جاتا ہے اور اپنی عقل پر یا اپنے وسائل پر یا اپنی کھاد پر یا اپنے کھیت کی زمین کا اچھے ہونے پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔ بڑی اچھی فصلیں خدا تعالیٰ جو ہے وہ پندرہ منٹ میں بھی تباہ کر دیتا ہے۔ میرا اپنا مشاہدہ ہے کہ گندم کی کٹائی سے چند دن پہلے سٹے قریباً زرد ہو رہے تھے اور چند دنوں کے بعد ان کو کاٹ لینا تھا لوگوں نے، زمینداروں نے، اور ایک چھوٹی سی بدلی ہمارے علاقے میں آئی۔ دوسرے علاقوں میں بھی آئی ان دنوں میں اور پندرہ منٹ ژالہ باری ہوئی، گلے پڑے اور انہوں نے کسی کھیت کے سارے سٹے اڑا دیئے کسی کھیت کے پچاس فی صد سٹے اڑا دیئے کسی کھیت کے پچیس فی صد سٹے اڑا دیئے۔ فرشتوں کو جو حکم تھا انہوں نے وہ کام شروع کیا ہوا تھا اپنا اور کھیت والا سمجھتا ہوگا کہ بڑی اچھی فصلیں ہیں۔ ’’میرے کوٹھے تے بھر جان گے دانیاں دے نال۔‘‘ دانوں کے ساتھ کوٹھوں کا بھرنا خدا کا کام ہے یہ زمیندار کا کام نہیں ہے۔ اس واسطے ہر وقت دعا کرتے ہوئے عاجزانہ، اس کے حضور جھکے رہنا چاہیئے اور ہر خیر اور بھلائی اس سے مانگنی چاہیئے۔ تدبیر اپنی انتہا تک پہنچاؤ اور تدبیر اپنی انتہا تک پہنچانے کے بعد تدبیر پہ بھروسہ نہ کرو بلکہ خدا کو کہو کہ تو نے ہمیں کہا تھا کہ ہر چیز تمہارے لئے پیدا کی، تو نے ہمارے لئے کھاد پیدا کی ہم نے کھاد استعمال کر لی، تو نے ہمارے لئے پانی پیدا کیا ہم نے پانی استعمال کر لیا کھیتوں کے لئے، تو نے ہمارے لئے اچھے بیج پیدا کئے ہم نے اچھے بیج استعمال کر لئے کھیتوں میں، ہم نے تیرے بنائے ہوئے قانون کے مطابق کھیتوں کو صاف رکھا، نلائی کی جڑی بوٹیاں وہاں سے نکال دیں، ہرے بھرے کھیت ہیں پَر اے خدا! اگانا تو نے ہی ہے یہ ہمیں پتا ہے۔ اس واسطے ہم پہ رحم کر، ہم سے رحم کا سلوک کر اور ہماری کھیتیوں کے نتائج جو نکلیں یعنی جو دانے آئیں وہ اس کے مطابق ہوں جو نظر آ رہے ہوں۔ یہ پچھلے سال ہی ہمارے اس علاقے میں مونجی کے کھیتوں میں اور اس سے

پہلے گندم میں بھی کھیتیاں بتا رہی تھیں کہ ۴۵ من نکلے گی اس کھیت سے اور نکلا پچیس (۲۵) من۔ اور پتا ہی نہیں لگا زمیندار کو یہ ہو کیا گیا ہے اور پتا لگنا چاہیئے تھا کہ ہو یہ گیا ہے کہ خدا نے نہیں چاہا کہ تم اس سے پرے ہٹو اور دعاؤں کے بغیر اپنی زندگی کے دن گزارو۔

تو دعاؤں کے ساتھ اس کے فضل کو جذب کرو اور اس کے بندوں سے حسن سلوک کر کے اور پیار کر کے اور اس کے بندوں کے دکھوں اور تکلیفوں کو دور کرنے کی تجاویز کر کے اس سے یہ چاہو کہ تمہیں بھی وہ مولا قادرِ مطلق خدا جو ہے وہ تکالیف سے اور دکھوں سے بچائے اور محفوظ رکھے کیونکہ آخر میں اسی نے دکھوں سے بچانا اور تکالیف سے محفوظ رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اس کی سمجھ عطا کرے اور ہمیں دعائیں کرنے کی توفیق عطا کرے اور ہماری دعاؤں کو قبول کرے محض اپنے فضل سے اور اس کے نتیجہ میں پاکستان بھوکا نہ رہے اور دنیا کے سامنے اس کو شرمندہ نہ ہونا پڑے کہ ہم اپنی ضرورت کے مطابق فصلیں نہیں اگا سکے بوجہ اس کے کہ ہم نے اپنے خدا کو چھوڑ دیا اور اس کو بھلا دیا اور اب دوسروں سے ہمیں مانگنے کی ضرورت پڑی۔

اور دوسرے ہر احمدی یہ عزم کرے کہ کوئی دوسرا جو ہے وہ رات کو بھوکا نہیں سوئے گا۔ فرق ہی کچھ نہیں پڑتا۔ دیکھو ہم نے دیکھا آپ میں سے بہت سارے گواہ ہیں ایک جلسے پہ انتظام خراب ہو گیا تھا۔ صبح کی نماز کے وقت مجھے اطلاع ملی۔ میں نے نماز کے بعد دوستوں کو کھڑا کیا۔ میں نے کہا کچھ انتظام تھوڑا سا خراب ہے حالانکہ وہ ایک وقت خراب رہا تھا۔ تو میں نے کہا کہ یہ چیزیں تو ہمارے رستے میں روک نہیں بنتیں۔ روٹی زیادہ نہیں، کافی نہیں پک سکی اس واسطے میں اعلان کرتا ہوں کہ جو گھروں میں اپنا روٹی کھانا پکا کے کھانے والے ہیں روٹیاں پکاتے ہیں وہ بھی ایک روٹی کھائیں گے اور ہمارے مہمان بھی ایک روٹی کھائیں گے اور جو تمہاری بچ جائے وہ لنگر خانوں میں پہنچا دو اور جو زائد پکا سکیں یعنی جتنی پکانی ہیں اس سے سیر، ڈیڑھ سیر، دو سیر جتنی بھی زیادہ پکا سکیں پکائیں اور پہنچا دیں۔ ہزاروں احمدی مخلص ایسے تھے جنہوں نے کہا مجھے بعد میں بتایا کئیوں نے۔ انہوں نے کہا ایک روٹی کھائی جائے تو کیا فرق پڑتا ہے۔ تین دن ہم ایک ہی روٹی کھاتے ہیں مر تو نہیں جاتے، کمزور تو نہیں ہو جاتے، دبلے تو نہیں ہو جاتے، تکلیف ہمیں کوئی ایسی نہیں ہے۔ اس بات میں زیادہ خوشی ہے ایک احمدی کو کہ

اس کا بھائی بھوکا نہ رہے بجائے اس کے کہ وہ خود سیر ہو جائے اور اس کا پیٹ بھر جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو توڑنے والا ہو کہ بھوکا رہتے ہوئے تم ابھی بھوک کا احساس ہو تو چھوڑ دو۔

جب میں نے پہلا خطبہ دیا تھا اسی سلسلے میں تو وہ چھپا الفضل میں۔ غالباً ضلع جہلم یا گجرات سے ایک غیر احمدی دوست کا مجھے خط آیا کہ آپ نے یہ تحریک کی ہے بڑی اچھی تحریک ہے پَر ہم نے آپ کا کیا گناہ کیا ہے کہ آپ نے یہ شرط لگا دی کہ کوئی احمدی بھوکا نہ رہے یہ کیوں نہیں کہا کہ کوئی شخص بھی بھوکا نہ رہے۔ تو میں نے کہا یہ اس لئے میں نے نہیں کہا کہ آپ لوگ غصے ہو جائیں گے مجھ سے کہ ہمارا ذکر کیوں کرتے ہیں۔ ویسے تو میں نے جیسا کہ بتایا ہے ہر وہ شخص کوئی اس کا عقیدہ ہو کوئی فرقہ ہو پہلا فرض تو یہی ہے نا کہ جو محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا اس پر وہ عمل کرے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ دو کا کھانا چار کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ بغیر ضرورت کے یہ بات کہہ دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے؟ اسی لئے کی تھی کہ بعض حالات ایسے پیدا ہو جائیں گے تمہاری زندگی میں جب دو کا کھانا چار کو کھلانا پڑے گا۔ تو اگر تم نہ مانو بات اپنے آقا کی تو تمہاری ذمہ داری ہے۔ جس جماعت کی میری ذمہ داری ہے، خدا نے میرے اوپر جن کی ذمہ داری ڈال دی ہے ان کو ذَکِّرْ کے حکم کے مطابق یاد دلاتے رہنا اور کوشش کرنا حتی الوسع کہ کسی کو بھی کوئی دکھ نہ پہنچے کسی تنگی کا احساس نہ ہو یہ احساس نہ ہو کہ میں بھوکا تھا اور مجھے پوچھنے والا کوئی نہیں تھا۔ کیسے نہیں پوچھنے والا۔ یعنی خدا تعالیٰ نے ایک انقلاب عظیم بپا کر دیا دنیا میں، مہدی آ گئے، دنیا میں تبلیغِ اسلام شروع ہوگئی، لاکھوں کی تعداد میں عیسائی اور دوسرے مذاہب والے اسلام میں داخل ہونا شروع ہوگئے، اسلامی معاشرہ جو ہے وہ آہستہ آہستہ زندگیوں میں قائم ہوا۔ اس کے لئے حکومت کا ہونا یا سیاسی اقتدار کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اسلامی احکام پر عمل کرے اور ہر شخص جو اپنے آپ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتا ہے اس کا یہ فرض ہے کہ ہر دوسرا شخص جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتا ہے اس کو اس حالت میں نہ چھوڑے کہ غیر یہ طعنہ دیں کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف خود کو منسوب کر رہا تھا

اور لاوارث تھا اس کو پوچھنے والا کوئی نہیں۔ میں تو کانپ جاتا ہوں۔ مجھے کسی نے مسئلہ پوچھا تھا بعد میں وہ اسی مسئلے پہ احمدی بھی ہوگئے ڈنمارک کے باشندے کہ آپ جنازہ نہیں پڑھتے غیروں کا؟ میں نے کہا غیر تو ناراض ہوجاتے ہیں وہ تو سمجھتے ہیں کہ ہم نے جنازہ پڑھ دیا تو ہمارا مردہ جو ہے وہ شاید جہنم میں چلا جائے گا جنت میں جانے کے بجائے۔ تو ہم خواہ مخواہ لوگوں کو کیوں تنگ کریں۔ کہنے لگا میں یہ نہیں پوچھ رہا۔ بڑا زیرک آدمی تھا، کہنے لگا مجھے، یہ ہے مسئلہ میرا کہ ایک شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا تھا وہ ہوائی جہاز میں فوت ہوگیا اور وہ ہوائی جہاز ڈنمارک میں اترا اور جو اس کے ہم عقیدہ تھے انہوں نے اس کا جنازہ نہیں پڑھا، پڑھنے کی طرف توجہ کوئی نہیں دی اور وہ لاش اسی طرح بغیر جنازے کے دفنانی پڑی حکومت کو۔ اس وقت جماعت نے کیوں نہیں جنازہ پڑھا؟ میں نے کہا یہ مجھے نہیں پتا کیا واقعہ ہوا ہے لیکن اگر نہیں پڑھا تو انہوں نے بڑی غلطی کی۔ میں نے پھر ان ساروں کو ہدایت دی۔ میں نے کہا دیکھو کوئی شخص دنیا کا ہو، جو مرضی عقیدہ رکھتا ہو وہ۔ اگر وہ ایسی حالت میں ہو کہ اس کو کوئی پوچھنے والا نہیں تو ہم ہیں اس کو پوچھنے والے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار ہمارے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس قدر پیدا کیا ہے، گاڑ دیا ہے کہ ہم یہ برداشت ہی نہیں کر سکتے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی شخص منسوب ہو اور دنیا کہے یہ لاوارث ہے اس کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔

تو میں کہوں گا اب بھی یہ کہ کوئی احمدی بھوکا نہ رہے لیکن میں یہ ساتھ کہوں گا کہ کوئی بھی بھوکا نہ رہے بشرطیکہ آپ کی یہ کوشش فتنہ اور فساد پیدا کرنے والی نہ ہو۔ مجھے رپورٹ آئی کہ بعض جگہ بعض احمدیوں نے اسی طرح بیچارے غریب تھے کچھ، ان کی کچھ مدد کرنی چاہی تو وہ سارے اکٹھے ہوگئے لوگ کہ تم ان سے مدد نہ لو۔ میں نے کہا ٹھیک ہے ان سے کہو ان کو ضرورت ہے تم پوری کردو، ہم سے مدد نہیں لیں گے۔ آپ پوری نہیں کرتے تھے اور کہتے تھے تم ان سے مدد نہ لو۔ تو ان کو پھر مجبور ہو کے ان سے مدد لینی پڑی۔ میں نے ان کو ہدایت کی کہ یہ پیار اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد کے خدا کے پیار کے نتیجہ میں ہم کر رہے ہیں۔ یہ جو پروگرام ہے آپ کا اس میں تبلیغ آپ نے نہیں کرنی صرف ان کی ضرورت پوری کرنی ہے۔

ان کے دکھ دور کرنے ہیں۔ باقی تو تبادلہ خیال ہوتا رہتا ہے اس کو تو کوئی روک ہی نہیں سکتا یا جہاں دو انسان بیٹھیں گے وہ آپس میں باتیں کریں گے جہاں دو انسان آپس میں بیٹھ کے باتیں کریں گے ہر دو انسان مختلف آراء رکھنے والے ہیں وہ تبادلۂ خیال شروع ہو جائے گا لیکن بعض نیکیاں ایسی ہیں جن کے اپنے دائرے ہیں ان دائروں سے باہر نہیں نکلنا چاہیئے۔ مجھے جب میں پرنسپل تھا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ ہدایت دی تھی بڑی سختی کے ساتھ کہ یہ کالج ہم نے قوم جو تعلیم میں پسماندہ ہے ان کے بچوں کو تعلیم دینے کے لئے کھولا ہے غیر احمدیوں کے بچوں کو بھی۔ تبلیغ کے لئے نہیں کھولا اس کے لئے ہمارا علیحدہ محکمہ ہے۔ اس واسطے صرف یہاں تعلیم تم دو ان کو۔ اور تشریف لے آئے ہمارے کالج میں ایک فنکشن کے موقع پر اور غیر احمدیوں کو کہا کہ میں نے یہ ہدایت دی ہے ان کو اور میری ہدایت کی خلاف ورزی کریں تو میرے پاس شکایت کرو تم۔ ان کو یہ کہا کہ تم جب کہتے ہو کہ نماز پڑھنی ضروری ہے تو میں غیر احمدی بچے کو کہتا ہوں کہ نماز پڑھ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ احمدی امام کے پیچھے پڑھ لیکن نماز پڑھ کیونکہ نماز کو ضروری سمجھتا ہے تُو بھی۔

تو ویسے اسلام بڑا حسین مذہب ہے اور اسی نے ہمیں یہ سارا کچھ سکھایا ہے کہ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ (البقرۃ:۲۰۶) خدا تعالیٰ فساد کو نہیں پسند کرتا۔ تو اس فساد سے بچنے کے لئے میں کہتا ہوں کہ کوئی احمدی بھوکا نہ رہے لیکن اگر فساد کا خطرہ نہ ہو، ہزار جگہ نہیں ہوگا تو اس جگہ کوئی شخص بھی بھوکا رات کو نہ سوئے لیکن فتنہ وفساد نہیں پیدا کرنا، بالکل قطعاً اس کی خدا نے اجازت نہیں دی، خدا اس کو پسند نہیں کرتا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سال مکی زندگی میں ہر قسم کے دکھ اٹھائے لیکن کوئی جوابی کارروائی نہیں کی۔ وہ ہمارے لئے اسوہ ہے، جب تک کہ حالات نہ بدل جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کے سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے اور خدا کرے کہ ہر احمدی کا یہ احساس ہمیشہ بیدار رہے کہ میں اس جماعت کی طرف منسوب ہونے والا ہوں کہ جس کو ساری جماعت پوچھنے والی ہے اور لاوارث نہیں۔

(از رجسٹر خطبات ناصر غیر مطبوعہ)